معارف نمائی کا ولولہ

جناب مرزا صاحب متوفّٰی نے اپنی صداقت کے دلائل تین طرح سے پیش کئے تھے (۱) قرآن و حدیث سے (۲) اپنی پیشگوئیوں سے (۳) اپنی تفسیر نویسی سے۔ چنانچہ ۱۹۰۰ء میں اُنہوں نے علمائے اسلام کو عموماً اور پیر صاحب گولڑہ کو خصوصاً بالمقابل تفسیر نویسی کی دعوت دی تھی۔ جس پر پیر صاحب موصوف لاہور پہنچ گئے مگر مرزا صاحب نہ آئے۔ عذر کیا پیر صاحب کے ساتھ سرحدی مرید بہت سے آئے ہیں اور میرے مرید تو لاہور میں کل پندرہ ہیں۔

مرزا صاحب متوفّٰی کے بعد لازم تھا کہ اُن کے جانشین خلیفہ قادیان بھی وہی طریق اختیار کریں جو بانی مذہب نے کیا تھا۔ چنانچہ اُنہوں نے مقابلہ کیلئے ہندوستان کی بڑی مذہبی درسگاہ کے اساتذہ کو مخاطب کیا یعنی علماء دیوبند کو چیلنج دیا کہ میرے مقابل قرآنی معارف بتاؤ۔

علماء موصوفین نے تو اس طرف توجہ نہ فرمائی۔ خاکسار (ابوالوفاء ثناء اللہ) نے غیرت کی میرے ہوتے ہوئے قادیان سے کسی دوسرے کو کیوں للکارا جائے۔ کیوں؟ ؎

شرکت غم بھی نہیں چاہتی غیرت میری
غیر کی ہو کے رہے یا شبِ فرقت میری